مولانا محمد تقی امینی

غیر متعلق سوال اور بیجا اعتراض سے زندگی کی سطح کا پتہ چلتا ہے

بچپن کی باتیں بچپن ہی میں اچھی لگتی ہیں۔ بڑے ہونے کے بعد ان باتوں کی گنجائش نہیں رہتی ہے۔ قوم جب زندگی کے ابتدائی زمانہ میں ہوتی ہے تو اس میں بہت سی خامیاں رہتی ہیں جن میں طرح طرح کے بچپانہ سوالات بھی ہیں لیکن جب اس میں پختگی آجاتی ہے تو پھر وہی سوالات اس کو نظروں سے گرا دیتے ہیں۔

یہودی اپنے ابتدائی زمانہ کے سوالات نومسلموں کو سکھا کر ان کو شکوک و شبہات میں مبتلا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زندگی اس حد تک ترقی کر گئی تھی کہ اب نہ ان سوالات کی گنجائش تھی اور نہ ان کی راہ سے شکوک و شبہات پیدا کرنے کی گنجائش تھی۔ آیت میں زندگی کی اسی سطح کا ذکر ہے۔ اس پر تفصیلی بحث کسی اور موقع پر آئے گی۔ راقم الحروف کی کتاب "حکمت القرآن" میں ص ۹۷ تا ۱۰۲ میں یہ بحث موجود ہے[۱]۔

أَمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَسْأَلُوا رَسُولَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوسَىٰ مِنْ قَبْلُ ۗ
وَمَنْ يَتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ○
وَدَّ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُمْ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ
كُفَّارًا ۚ حَسَدًا مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ
لَهُمُ الْحَقُّ ۖ فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ ۗ

---

۱ یہ کتاب مئی ۱۹۶۶ء میں ندوۃ المصنفین جامع مسجد دہلی سے شائع ہوچکی ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْہُ عِنْدَ اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ○

"کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے رسولؐ سے ایسے ہی سوال کرو جیسے اس سے پہلے موسیٰؑ سے سوال کئے گئے تھے اور جس شخص نے ایمان سے کفر کو بدلا تو وہ سیدھے راستہ سے گمراہ ہو گیا[1]۔ اکثر اہل کتاب اپنے حسد کی وجہ سے حق ظاہر ہونے کے بعد بھی یہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح تمہیں ایمان لانے کے بعد پھر کفر کی طرف لوٹا دیں[2]۔ انہیں معاف کر دو اور درگزر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم بھیجے بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے[3] اور نماز قائم کئے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور جو بھی نیکی اپنے واسطے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے یہاں پاؤ گے بے شک جو کچھ تم کرتے ہو وہ سب اللہ دیکھتا ہے[4]۔

★★★

[1] یہاں سوال سے بیجا اعتراض مراد ہیں جو دینی جذبے سے نہیں بلکہ حسد و جلن کی وجہ سے یا دوسروں کے سکھانے سے کئے جاتے ہیں ان کا انجام بتا دیا گیا ہے کہ وہ گمراہی و کفر تک پہنچا دیتے ہیں۔

[2] جو اعتراض حسد و جلن کی وجہ سے ہوتے ہیں ان میں زیادہ جان نہیں ہوتی ہے وہ تو محض اس وجہ سے ہوتے ہیں کہ کسی طرح نیچا دکھا کر اس کو اپنی جگہ سے گرا دیا جائے تاکہ لوگ اس کی بات کی طرف متوجہ نہ ہوں اگرچہ وہ حق بات ہی کیوں نہ ہو۔

[3] یہ زمانہ زندگی کی تعمیر اور اس کی تربیت پر سارا زور لگا دینے کا تھا، مقابلہ آرائی کا وقت ابھی نہیں آیا تھا اس بنا پر نظر انداز کرنے اور درگذر کر دینے کا حکم دیا گیا۔

[4] روحانی و اخلاقی زندگی کی تعمیر و تربیت میں نماز و زکوٰۃ اور خیر و بھلائی کے کاموں کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ ان کے ذریعے زندگی کی جیسی تعمیر و تربیت ہوتی ہے وہی اللہ کی راہ میں جہاد کے لائق بنتی ہے اور اللہ کی راہ میں فساد سے نجات دلاتی ہے۔ اسی بنا پر اللہ کی بھیجی ہوئی ہدایت میں زندگی

کی ابتدا وانتہا ہر دور میں ان کی غیر معمولی اہمیت تسلیم کی گئی ہے۔

فرقہ پرستی و گروہ بندی تنگ نظر بنا دیتی ہے

علم وعمل اور ان کے فائدے وثمرات کسی کی میراث نہیں ہیں لیکن فرقہ پرستی وگروہ بندی انسان کو ایسا تنگ نظر بنا دیتی ہے کہ بس اپنے ہی فرقہ اور گروہ کے لوگوں میں علم وعمل نظر آتا ہے اور پھر ان کے فائدے وثمرات اپنے ہی لوگوں کے لیئے خاص کر لیئے جاتے ہیں۔ ان آیتوں میں اسی کی برائی اور اللہ کے عام قانون کا ذکر ہے۔

وَقَالُوا لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ ۗ تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ ۗ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَىٰ عَلَىٰ شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارَىٰ لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ ۗ كَذَٰلِكَ قَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝

"اور کہتے ہیں کہ یہود ونصاریٰ کے سوا کوئی اور جنت میں ہرگز نہ جائے گا یہ ان کی خام خیالیاں ہیں۔ آپ کہہ دیجیے کہ اگر سچے ہو تو اپنی دلیل لاؤ، ہاں جس نے اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر دیا اور وہ دیانت دار بھی ہے تو اس کے لیئے اس کا بدلہ اس کے رب کے یہاں ہے اور ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے اور یہودی کہتے ہیں کہ نصاریٰ کچھ نہیں ہیں اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہودی

یہ نہیں جانتے حالانکہ وہ سب کتاب پڑھتے ہیں ایسی ہی باتیں وہ لوگ بھی کہتے ہیں جن کے پاس علم نہیں ہے بس اللہ خود ہی قیامت کے دن ان باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ جھگڑ رہے ہیں ۔

○

۱ دنیا و آخرت ۔ مسلمانوں کی تاریخ زندگی بتاتی ہے جب دین کا نہ سچا علم باقی رہتا ہے اور نہ اس پر سچا عمل باقی رہتا ہے بس دین کے نام پر کچھ کام رہ جاتے ہیں جن کے کرنے سے دنیوی فتوحات کی تمنا باندھ لی جاتی ہے اور آخرت کی کامیابی کا فیصلہ کر لیا جاتا ہے ۔

۲ یہ اللہ کا قانون بیان ہوا ہے کہ اللہ کی رضا و خوشنودی اور اس کی جنت اسی کو حاصل ہوتی ہے جو اپنے آپ کو دیانت داری کے ساتھ اللہ کے سپرد کر دے خواہ کسی گروہ اور پارٹی کا ہو۔ آیت میں دیانت داری کی قید بڑی اہم ہے اس کے بعد جہاں بھی حق بات ہوگی اس کو قبول کرنے میں رکاوٹ نہ ہوگی

۳ یہ پارٹی بندی وگروہ سازی کی خاصیت بیان ہوئی ہے کہ ہر ایک خوش فہمی وخودفریبی میں مبتلا ہوتا ہے ہر ایک صرف اپنے کو حق پر سمجھتا ہے اور اپنے سے باہر کہیں "حق" ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں لوگوں سے یہ امید بے سود ہے کہ وہ حق و ناحق کا فیصلہ کریں۔ بس اللہ ہی ان کی اختلافی باتوں میں فیصلہ کرے گا کہ کون حق پر تھا اور کون ناحق پر تھا ۔ (جاری ہے)

خصوصی توجّہ

- پرچے کے لفافے پر مندرج اپنا خریداری نمبر نوٹ کر لیجئے بلکہ یاد کر لیجئے اور خط وکتابت کرتے وقت اس کا حوالہ ضرور دیجئے ۔
- خصوصاً اگر آپ پرچہ کی عدم وصولی کی شکایت کر رہے ہیں تو خریداری نمبر کا حوالہ اشد ضروری ہے۔
- بدلِ اشتراک روانہ کرتے وقت بھی خریداری نمبر کا حوالہ ضروری ہے۔
- بدلِ اشتراک کسی ذاتی نام کی بجائے مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن کے نام روانہ کیجئے۔